خداتعالیٰ کی صفت المومن کے معانی اور پُر معارف تشریح

دنیا کا امن اس ہستی کے ساتھ وابستہ ہے جو امن دینے والی ذات ہے

چاہئے کہ ہر احمدی کی ذات اور معاشرے میں خدا تعالیٰ کی صفت مومن کا حقیقی پرتو نظر آئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 جولائی 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر 24 تلاوت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام مومن ہے پس ہر شخص کا انفرادی امن بھی، معاشرے اور دنیا کا امن بھی اس ذات کے ساتھ وابستہ رہنے سے ہے جو امن دینے والی ذات ہے۔ پس اس نام سے فیض بھی وہی پائے گا جو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوگا۔ یہ امن اسی کو مل سکتا ہے جس کا ایمان کامل ہو پس آنحضرتؐ پر ایمان لانا بھی اصل میں ایک مومن کو کامل الایمان بناتا ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے ایمان میں ترقی کرتے ہوئے اس اہم بات کو ہمیشہ اپنے پلے باندھے رکھنا چاہئے کہ صرف منہ سے مان لینا کافی نہیں ہوگا بلکہ ایمان میں بڑھنا اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے حقیقی رنگ میں فیض یاب کرنے والا بنائے گا۔ چاہئے کہ ہر احمدی کی ذات اور اپنے معاشرے میں اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کا حقیقی پرتو نظر آئے۔

حضور انور نے مختلف مفسرین اور لغات کے حوالے سے خدا تعالیٰ کی صفت المومن کے معانی اور تفسیر بیان کی۔ فرمایا کہ المومن کا ایک معنی یہ ہے کہ مومن وہ ہستی ہے جس نے اپنی مخلوق کو اس بات سے امن عطا کیا کہ ان پر ظلم کرے پھر فرمایا کہ مومن وہ ذات ہے جس نے اپنے اولیاء کو اپنے عذاب سے امن بخشا ہے۔ عربوں کے نزدیک المومن کا معنی المصدق ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اللہ کی صفت المومن کے معنی ہیں جو اپنے بندوں سے کئے ہوئے وعدے سچ کر کے دکھائے۔ امام راغب لکھتے ہیں کہ المومن کے اصل معنی طمانیت نفس حاصل ہونا اور خوف کا زائل ہونا ہیں۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق امن پانے والا اور اس لحاظ سے (-) کان اٰمنا کا معنی ہوگا کہ جو شخص حرم میں داخل ہو جائے نہ اس سے قصاص لیا جائے اور نہ اس کے اندر قتل کیا جائے۔ سوائے اس کے کہ وہ حرم کی حدود سے باہر آجائے۔ یہی مضمون ان آیات میں ہے کہ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک امن والا حرم بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس امن والے گھر کی حفاظت بھی خدا تعالیٰ نے ہمیشہ خود فرمائی ہے۔ دنیا کو یہ بتا دیا کہ یہ امن والا گھر میرا گھر ہے اس کو دنیا کے امن کے نشان کے طور پر میں نے بنایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ مقام دوسروں کو امن دینے والا ہوگا اور چونکہ حقیقی امن اطمینان قلب سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے اٰمنا کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اطمینان قلب بخشنے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ امن دو معنوں میں آتا ہے ایک معنی یہ ہے کہ کسی کے لئے امن مہیا کرنا اور اس معنی میں اللہ تعالیٰ کو مومن کہا جاتا ہے اور امن کے دوسرے معنی ہیں خود امن میں آ گیا، اسے طمانیت نصیب ہوگئی۔ ایمان کا لفظ کبھی اس شریعت کے لئے استعمال ہوتا ہے جو حضرت محمد ﷺ لے کر آئے۔ اس لحاظ سے مومن ہر اس شخص کو کہا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی ہستی اور حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا اقرار کرتے ہوئے اس کے دائرے میں داخل ہوتا ہے اور کبھی ایمان کا لفظ بطور مدح کے طور پر استعمال ہوتا ہے تب ایمان سے مراد ہوتا ہے کہ اپنے نفس کو اس طرح حق کا مطیع بنا دیا کہ حق کی تصدیق کرتا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود مومن کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا امن بخشنے والا ہے اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے۔ پس یہ ہے امن بخشنے والا خدا جس پر ایمان کی مضبوطی اسے ہر مخالف کے مقابل پر جرأت دکھاتی ہے۔ روح المعانی میں مومن کے لفظ کی وضاحت میں لکھا ہے کہ المومن کا معنیٰ ہے وہ جو اپنے بندوں کو سب سے بڑی گھبراہٹ یعنی قیامت کے دن سے امن بخشنے والا ہے۔ بعض نے المومن کا معنی کیا ہے، وہ جو کہ زوال کے عیب سے خود امن میں ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو کسی قسم کا زوال آنا محال ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایمان دیکھنا ہے تو آج احمدیوں میں دیکھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں طمانیت قلب عطا فرمائی اور اپنے وعدے کے مطابق ان کو ہمیشہ خوف سے امن کی حالت میں بدلنے والے نظارے دکھائے اور دکھاتا چلا جاتا ہے اور اس بات نے ان کے ایمانوں کو مزید مضبوطی بخشی کہ جب خدا نے یہاں وعدے پورے کئے ہیں، اگلے جہان میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے کرے گا۔ پس احمدی کو ہمیشہ اپنے ایمانوں پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے ہمیشہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنے والا ہو۔ آمین